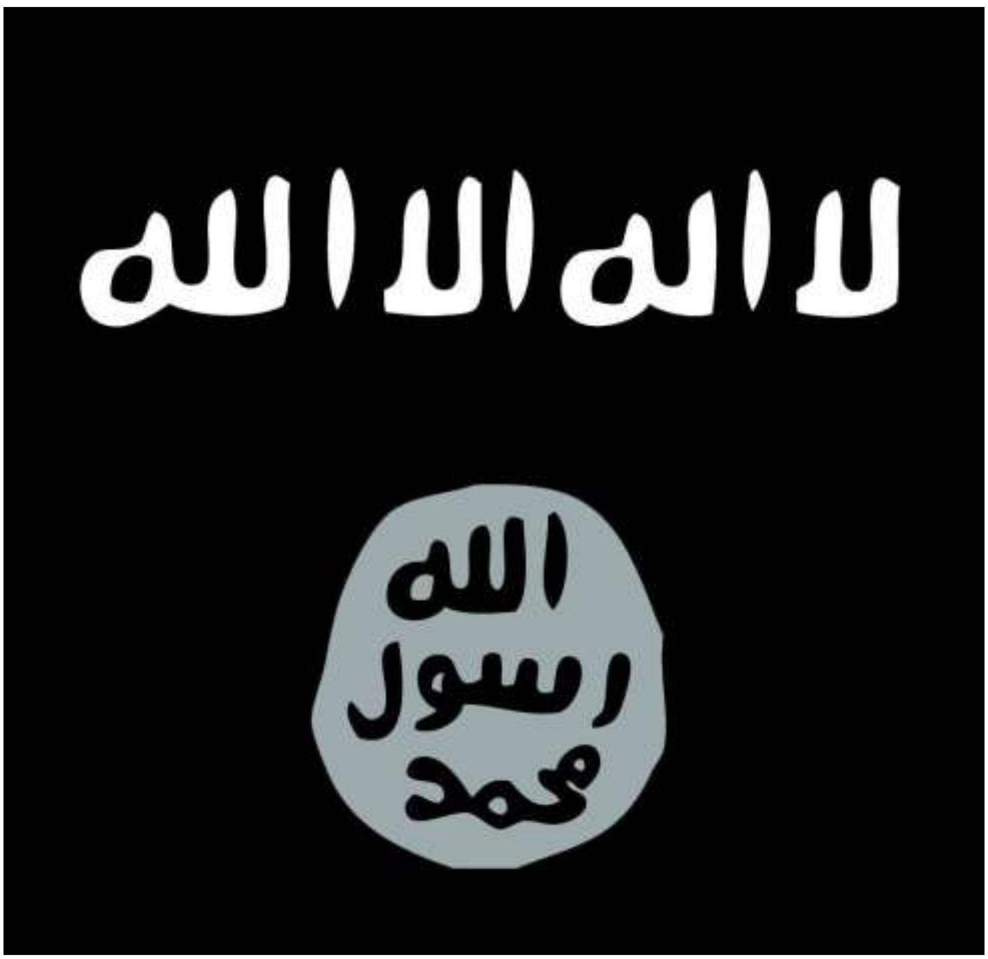
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رسول اللہ ﷺ کے نواسے خلیفۂ مسلمین امیر المؤمنین ابو بکر حسینی قریشی بغدادی حفظہ اللہ کا نیا خطاب [سو تم منتظر رہو بلاشبہ ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں] ریلیز (اردو ترجمہ)



انصار اللہ اردو

رسول اللہ ﷺ کے نواسے خلیفۃ المسلمین امیر المؤمنین ابو بکر حسینی قریشی بغدادی حفظہ اللہ کا نیا آڈیو خطاب دولت خلافت اسلامیہ کے میڈیا ادارے الفرقان نے نشر کیا ہے۔

اس خطاب کا عنوان قرآن کریم کی سورت التوبہ کی ایک آیت پر مشتمل ہے جو یہ ہے:

[سو تم منتظر رہو بلاشبہ ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں]

اس آڈیو خطاب کے شروع میں خلیفہ نے خطبہ حاجہ پڑھنے کے بعد عبادت جہاد و قتال کرنے کے اسباب کو بیان کیا اور بتایا کہ اللہ تعالی نے ہم مسلمانوں کو صرف ثابت قدمی کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے صبر کرنے کا ذمہ دار بنایا ہے جبکہ کامیابی اور فتح سے ہمکنار کرنے کا ذمہ اللہ نے خود اٹھایا ہے اور اس نے مسلمانوں کو شہادت یا فتح کی دو بھلائیوں میں سے کسی ایک کو دینے کا وعدہ کیا ہے۔

اللہ تعالی نے مسلمانوں کو فتح دینے سے پہلے سختیوں اور آزمائشوں سے مبتلا کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے تاکہ منافق مکمل طور پر عیاں ہو جائے اور مسلمانوں کے دلوں میں ایمان پختہ راسخ ہو جائے اور جب یہ مراحل مکمل ہو جاتے ہیں تو اس کے بعد اللہ تعالی اپنی مدد نازل کرتے ہوئے مکمل فتح دیتا ہے۔

پھر انہوں نے اس وقت جاری عالمی جنگ کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ دولت اسلامیہ کیخلاف جنگ کے لیے دنیا بھر کے تمام کافر ممالک اور ان کی قومیں اس لیے اکھٹی ہوئی ہیں کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کیخلاف یکجا ہو کر جنگ لڑ سکیں۔

انہوں نے بتایا کہ یہ تاریخ کا پہلا معرکہ ہے جس کو لڑنے کے لیے پہلی مرتبہ دنیا بھر کے تمام کفار اور مرتدین طاقتیں اکھٹی ہو کر اپنے تمام تر وسائل اور دم چھلوں کے ساتھ آئی ہیں۔

کفر کی ساری امتوں و ممالک اور ملتوں کا دولت اسلامیہ کیخلاف یکجا ہو کر جنگ کرنے پر کسی کو تعجب نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اللہ کے گروہ طائفہ منصورہ کو ہر دور میں یہی صورتحال کا سامنا رہا اور یہ صورتحال بدستور جاری رہے گی یہاں تک کہ اسلامی گروہ میں کوئی منافق نہیں رہے اور کفری گروہ میں کوئی ایمان والا باقی نہیں رہے۔

پھر انہوں نے اس جاری عالمی جنگ سے ہر مسلمان کا جو تعلق ہے اور اس پر اللہ تعالی نے اس جنگ میں جو کردار ادا کرنے کو فرض قرار دیا ہے، اسے بیان کیا اور ان کو جہاد کرنے پر ابھارا۔

اس کے بعد انہوں نے مسلمانوں کو اس جنگ میں رونما ہونے والے احوال کی تفصیلات اللہ کے دستور کے قاعدے قرآن کریم کی مختلف آیات کو پڑھ کر بیان کیے، جن میں اللہ تعالی نے مسلمانوں کو بشارت دی ہے کہ ان کافروں و مرتدین کے دل تمہاری ہیبت ورعب سے بھرے ہوئے ہیں اور یہ تم سے کبھی سامنے آکر جنگ نہیں لڑینگے۔ اسی طرح ان کافروں کے اتحاد سے مرعوب مت ہونا کیونکہ

تم ان کو یکجا ہونا خیال کرتے ہو جبکہ ان کے دل ایک دوسرے سے نفرت وعداوت کے مارے پھٹے ہوئے ہیں۔

پھر انہوں نے بتایا کہ یہ سارے کفری ممالک اور ان کی تمام اقوام اور امتیں وملتیں اکھٹی ہو کر ایک ہونے کے باوجود اس قدر کمزور اور بزدل ہیں کہ ان میں اتنی ہمت نہیں ہیں کہ یہ زمینی طور پر سامنے سے آکر جنگ لڑ سکیں بلکہ یہ مجاہدین سے خود مقابلہ کرنے سے بھاگ رہے ہیں۔ ایسا وہ اس وجہ سے کر رہے ہیں کیونکہ ان کو مجاہدین کے ہاتھوں ہونے والے اپنے انجام کا علم ہے اور وہ افغانستان وعراق میں اپنا حشر دیکھ چکے ہیں۔ اس لیے وہ شام کے جنگی میدانوں دابق اور غوطہ میں جنگ لڑنے کے لیے آنے سے گبھرا رہے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان میدانوں میں کون کون سی تباہیاں اور ہلاکتیں ان کا انتظار کر رہی ہیں، جن کی پیشن گوئی رسول اللہ ﷺ پہلے کر چکے ہیں۔
سو اس وجہ سے امریکہ کی سربراہی میں موجود ان کفری طاقتوں کی کوشش یہ ہے کہ وہ اپنے ایجنٹوں اور دم چھلوں مرتدین کو تیار کر کے ان کو مجاہدین سے لڑنے کے لیے بھجوائے۔ پھر جیسے ہی وہ مرتدین کا ٹولہ اپنے انجام تک پہنچتا ہے تو وہ جا کر دوسرے ٹولے کو تیار کر کے جنگ کے لیے بھجواتے ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے کچھ عرصہ قبل سعودیہ کی طرف سے تشکیل دیئے جانے والے نام نہاد اسلامی فوجی اتحاد برائے انسداد دہشت گردی کی حقیقت بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ یہ اتحاد برائے نام کا اسلامی ہے کیونکہ اس اتحاد کا مقصد خلافت اسلامیہ کیخلاف لڑنا ہے جیسا کہ اس اتحاد کو قائم کرنے

والوں نے خود اس کا اعلان کیا ہے۔ اگر یہ اسلامی ہوتا تو یہ مسلمانوں کے دشمن امریکی و روسی صلیبیوں اور اسرائیلی یہودیوں کیخلاف جنگ کر کے ان کے قبضے سے فلسطین کو آزاد کرانے کا اعلان کرتا۔

پھر انہوں نے یہودیوں کو مخاطب کر کے ان کی یہ غلط فہمی دور کی کہ وہ مجاہدین کو مرتدین و دیگر کافروں سے جنگ میں الجھا کر فلسطین کو بھولنے پر مجبور نہیں کر سکے ہیں۔
انہوں نے یہودیوں کو دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ وہ ان کو کبھی چین سے رہنے نہیں دینگے اور ان کا محاصرہ و قتل کر کے فلسطین کو ان کا قبرستان بنانے کا وعدہ کیا۔

اس کے بعد انہوں نے اس جاری صلیبی جنگ کو اسلام و مسلمانوں کیخلاف جنگ نہ سمجھنے والے نادان مسلمانوں کے سامنے اس جنگ کی حقیقت بیان کی اور قرآن کریم کی مختلف آیات سے مسلمانوں کیخلاف کافروں کے ہمیشہ دشمنی و عداوت کے رہنے والے عزائم اور ناپاک ارادوں کو بیان کیا۔
پھر انہوں نے واضح کیا کہ دولت اسلامیہ کیخلاف اس وقت جاری جنگ اصل میں اسلام و مسلمانوں کیخلاف جنگ ہے۔ دولت اسلامیہ اپنے قیام سے لے کر اب تک اسلام کی ہی صف اول کا محافظ بن کر جنگ لڑ رہی ہے اور اسلام و کفر کے درمیان جاری معرکے میں دولت اسلامیہ اسلامی لشکر کی ترجمانی و قیادت کرتے ہوئے اس کا بالائی حصہ اور اس کا بنیادی ستون ہے۔
اس حقیقت کا ادراک دشمن کو بھی ہے اور اسی وجہ سے وہ اپنے تمام لشکروں، افواج، قوموں، ملتوں

، ممالک اور امتوں کو اکٹھا کر کے دولت اسلامیہ کیخلاف جنگ لڑ رہا ہے۔ سو اس جنگ میں ہر مسلمان پر کردار ادا کرنا واجب ہے اور اللہ کے ہاں اس سے پیچھے رہنے والے کے لیے کوئی عذر نہیں ہے۔
پھر انہوں نے دنیا بھر کے مسلمانوں بالخصوص بلاد حرمین کے مسلمانوں کو جہاد کے لیے اٹھ کھڑے ہونے کی ترغیب دلائی۔

اس کے بعد انہوں نے دولت اسلامیہ کے مجاہد سپاہیوں کو مخاطب کرتے ہوئے ان کو بشارت دی کہ یہ تمام کافروں کا تمہارے خلاف اکھٹے ہو کر جنگ کے لیے آنا، یہ تمہارے لیے بشارت اور خوشخبری ہے۔ اس وجہ سے کہ اللہ کا یہی طریقہ کار اور دستور ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ نے بھی غزوہ احزاب میں جب کفار کے لشکروں اور افواج کو آتے دیکھا تو وہ خوش ہو گئے تھے کیونکہ یہ اللہ کی مدد جلد آنے کی نشانی ہے جیسا کہ اللہ نے قرآن میں اپنا اصول ذکر کیا ہے کہ وہ شدید سختیوں اور مصیبتوں میں اپنے بندوں کو مبتلا کرتا ہے اور پھر جو ان میں ثابت قدم رہتے ہیں ان پر اپنی مدد نازل کرتے ہوئے ان کو فتح دیتا ہے۔
اس کے بعد انہوں نے خود دولت اسلامیہ کی 10 سالہ تاریخ کے احوال کو بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ جب عراق میں دولت اسلامیہ کا قیام ہوا تھا تو اس وقت دولت اسلامیہ پر ایسی آزمائشیں اور سختیاں آئی کہ اسے فتح کیے جانے والے کئی علاقوں کو چھوڑنا پڑا اور کافروں نے یہ گمان کرنا شروع کر دیا کہ دولت اسلامیہ ختم ہو چکی ہے جبکہ منافقین اور بیمار دلوں والے لوگوں نے وہی کہنا شروع کر دیا جو احزاب کے دن انہی کے نسل کے لوگوں نے کہا تھا۔ جب کہ مجاہدین نے بھی آزمائش سخت

ہونے کی وجہ سے کہنا شروع کر دیا تھا کہ کب اللہ کی مدد آئے گی؟

اس وقت پھر اللہ تعالی نے مجاہدین کی ثابت قدمی اور صبر کو دیکھتے ہوئے اپنی مدد نازل فرمائی اور دولت اسلامیہ کو پہلے سے بھی کئی گنا زیادہ طاقتور بنا کر واپس لے آیا۔

اس کے بعد انہوں نے دولت اسلامیہ کے مجاہدین کو مختلف نصیحتیں کیں اور ان کو جیلوں میں قید مسلمانوں کو رہا کرانے کی وصیت کی۔

پھر انہوں نے اسلام کیخلاف جنگ میں حصہ لینے والے ممالک کو خبر دار کیا اور ان کو وارننگ دیتے ہوئے بتایا کہ ان سے ضرور بالضرور انتقام اور بدلہ لیا جائے گا۔

پھر اس کے بعد انہوں نے امریکہ، یورپ، روس، اسرائیل، شیعوں اور دیگر کفری طاقتوں کو للکارتے ہوئے ان کو اپنے انجام کا انتظار کرنے کی طرف بلایا۔

آخر میں اللہ تعالی سے کفری افواج و جتھوں اور لشکروں کو شکست سے دوچار کرنے اور اپنے پیارے نانا جان رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی دعا فرمائی۔

خلیفہ مسلمین کے نئے خطاب کو MP3 میں یہاں سے ڈاؤن لوڈ کریں:

http://archive.org/download/ftrbso/ftrbso.mp3

http://justpaste.it/al-Furqan
https://dump.to/alFurqan

انصار اللہ اردو اللہ کی توفیق و فضل سے امیر المؤمنین خلیفہ مسلمین ابو بکر الحسینی القریشی البغدادی حفظہ اللہ کے اس نئے آڈیو خطاب کا مکمل اردو تحریری ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے، جو یہ ہے:

مولانا امیر المؤمنین ابو بکر الحسینی القریشی البغدادی حفظہ اللہ کا خطاب

بعنوان

[فتربصوا إنا معكم متربصون]

[سو تم منتظر رہو بلاشبہ ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں]

بیشک تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں، ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے ہم بخشش طلب کرتے ہیں۔ ہم اللہ تعالی سے اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال کی پناہ مانگتے ہیں۔

جس کسی کو اللہ ہدایت دیدے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ اور جس کسی کو وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کی سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اما بعد:

اللہ تعالی نے فرمایا:

(قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ).

”کہہ دو کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہو۔ اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ (یا تو) اپنے پاس سے تم پر کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے (عذاب دلوائے) تو تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔“ (سورۃ التوبۃ)

اے مسلمانو!

بلاشبہ ہم قتال اللہ کی اطاعت اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ ہم قتال کرتے ہیں کیونکہ اس سبحانہ وتعالی نے ہمیں قتال کرنے کا حکم دیا ہے، اسی کی خاطر ہم قتال میں راغب ہوئے ہیں اور اسی نے ہی اسے اپنے تک پہنچنے کا سب سے افضل (بہترین) وسیلہ بنایا ہے۔ ہم اللہ سبحانہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں قتال کرنے کا حکم دیا، ہم سے دو بھلائیوں میں سے کسی ایک کو دینے کا وعدہ کیا اور اس نے ہمیں کامیابی کا مکلف نہیں بنایا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

(وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا)،

"اور جو شخص اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہوئے قتل ہو جائے یا غالب آجائے، یقیناً ہم عنقریب اسے بہت بڑا ثواب دیں گے۔" (سورۃ النساء)

ہمارے ذمے صرف قتال کرنا اور صبر کرنا ہے جبکہ اللہ کے ذمے کامیابی دینا ہے۔

اس لیے کفر کی امتوں کا ہمارے خلاف اکٹھا ہونا ہمیں گھبراہٹ کا شکار نہیں کر سکتا، نہ ہی ہمیں خوفزدہ کر سکتا ہے اور نہ ہی ہمارے عزم کو کچھ کم کر سکتا ہے، کیونکہ ہر صورت میں ہم ہی اللہ کی تدبیر اور قوت سے کامیاب ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

(إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ)،

”بلاشبہ اللہ تعالٰی نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔ جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں، اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے تو تم لوگ اس سودے پر جو تم نے کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہ بڑی کامیابی ہے۔“ (سورۃ التوبۃ)

اللہ سبحانہ نے مزید فرمایا:

(وَأُخْرَى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا * وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا * سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا)

”اور تمہیں اور (فتوحات و غنیمتیں) بھی دیں جن پر اب تک تم نے قابو نہیں پایا اللہ تعالٰی نے انہیں قابو کر رکھا ہے اور اللہ تعالٰی ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اگر تم سے کافر جنگ کرتے تو یقیناً وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر وہ نہ تو کوئی کارساز پاتے اور نہ ہی کوئی مددگار۔ (یہی) اللہ کی سنت (و دستور) ہے جو

پہلے سے چلا آتا ہے اور تم اللہ کی سنت کو کبھی بدلتے نہیں پاؤ گے۔" (سورۃ الفتح)

سو اگر ہم دنیا کے مقابلے میں ڈٹے رہے اور ہم نے دنیا کی تمام افواج کو ان کی صلاحیتوں کے ساتھ باہم مقابلہ کرتے ہوئے ان کو مغلوب کر دیا اور ان پر ہم نے کامیابی حاصل کر لی؛ تو اس پر کوئی تعجب نہیں ہے کیونکہ اللہ نے ہم سے اسی کا وعدہ کر رکھا ہے۔

(وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ).

"اور تمہیں ایک دوسری (چیز) بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے۔"

(سورۃ الصف)

اور اگر ہم قتل ہو گئے، ہمیں زیادہ زخم لگے، ہم پر آفتوں کی اندھی آئی اور مصیبتیں بڑھ گئی تو اس پر بھی کوئی تعجب نہیں ہے، کیونکہ ایسا ہونے کا وعدہ اللہ نے ہمارے ساتھ کر رکھا ہے بلکہ آزمائش کا آنا تو حتمی فیصلہ ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

(أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ)،

”کیا تم یہ گمان کئے بیٹھے ہو کہ (یونہی) جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ اب تک تم پر وہ حالات نہیں آئے جو تم سے پہلے لوگوں پر آئے تھے انہیں (بڑی بڑی) سختیاں اور مصیبتیں پہنچیں اور یہاں تک کہ وہ (صعوبتوں میں) جھنجھوڑے گئے کہ رسول اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے کہنے لگے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن رکھو کہ اللہ کی مدد (عن) قریب (آیا چاہتی) ہے۔“ (سورۃ البقرۃ)

خباب -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی جبکہ آپ ﷺ کعبہ کے سائے تلے چادر اوڑھے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا: آپ ہمارے لیے مدد کیوں نہیں طلب کرتے۔ آپ ہمارے لیے کیوں نہیں دعا کرتے۔ آپ ﷺ نے جواب دیا:

(قد كان مَن قبلكم يؤخذ الرجل فيحفر له في الأرض، فيجعل فيها، فيجاء بالمنشار فيوضع على رأسه، فيُجعل نصفين، ويمشط بأمشاط الحديد ما دون لحمه وعظمه فما يصده ذلك عن دينه، والله ليَتمنّ هذا الأمر، حتى يسير الراكب من صنعاء إلى حضرموت لا يخاف إلا الله والذئب على غنمه، ولكنكم تستعجلون).

”تحقیق تم سے پہلے ایک آدمی ((توحید پرست)) کو پکڑ کر زمین میں گڑھا کھود کر اس میں گاڑ دیا جاتا تھا اور پھر آرے کو اس کے سر پر رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے تھے اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت پوست کو نوچا جاتا تھا۔ لیکن یہ سب کچھ اسے اس کے دین سے نہیں پھیر سکا۔ اللہ

کی قسم! اللہ اس معاملے ((دین اسلام)) کو (اس قدر) پورا ((غالب)) کر کے رہے گا کہ یہاں تک کہ بلا خوف وخطر صنعاء سے حضرموت تک سوار تنہا سفر کرنے لگے گا اسے سوائے اللہ کے کسی کا خوف نہیں ہو گا اور نہ ہی اسے اپنی بکریوں پر کسی بھیڑیے کے پڑنے کا ڈر لاحق ہو گا۔ لیکن افسوس تم جلدی بازی کرتے ہو۔"

اے مسلمانو!

کفر کی ساری امتوں و ممالک اور ملتوں کا دولت اسلامیہ کیخلاف اکھٹے ہونے پر تعجب مت کرو۔ پس طائفہ منصورہ کا ہر زمانے میں یہی حال ہوتا ہے۔ اکھٹے ہونے کا سلسلہ جاری رہے گا اور فتنوں و مشقتیں سخت ہوتی چلی جائے گی یہاں تک کہ دو گروہ میں تقسیم ہونے کا سلسلہ مکمل ہو جائے گا اور اِس ((اسلام کے)) گروہ میں کوئی منافق نہیں رہے گا جبکہ اُس ((کفر کے)) گروہ میں کوئی مؤمن باقی نہیں رہے گا۔

پھر تم یہ یقین رکھو کہ اللہ اپنے مؤمنین بندوں کو عنقریب ضرور کامیاب کرے گا۔ خوش ہو جاؤ اور اطمینان رکھو! تمہاری مملکت ((دولت)) ابھی تک خیریت سے ہے۔

دولت پر جس قدر امتیں جھپٹی گی اسی قدر اس کا اللہ کی مدد پر اور صراط مستقیم (سیدھے راستے) پر ہونے کا یقین بڑھتا چلا جائے گا۔

دولت پر جس قدر مشقتیں سخت ہو نگی، اسی قدر جھوٹے دعویں کرنے والے اور منافقین زیادہ بولیں گے جبکہ دولت مزید پاک صاف ہو کر نکھرے گی اور اسی قدر مستحکم و مضبوط ہوتی چلی جائے گی۔

اے مسلمانو!

معرکہ آج محض ایک صلیبی حملہ نہیں رہا ہے بلکہ یہ تمام کفری امتوں کی امت اسلام کیخلاف جنگ ہے۔

ہماری امت کی تاریخ میں پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ساری دنیا کسی ایک ہی معرکہ کے لیے اکھٹی ہوئی ہو جیسا کہ آج ہو رہا ہے۔

بلاشبہ یہ تمام کافروں کا تمام مسلمانوں کیخلاف معرکہ ہے۔

اس جنگ سے ہر مسلمان کا تعلق ہے۔وہ تعلق اس پر عائد اللہ کے حکم کو اللہ کی راہ میں جہاد کر کے بجالانا ہے۔

اگر اس نے حکم الہی کی تعمیل کی تو اس کے لیے بھلائی، نجات، کامیابی، اللہ کا تقرب اور اس کی خوشنودی کو پانا ہے۔

لیکن اگر اس نے حکم الہی کی نافرمانی کی تو اس کے لیے برائی، ہلاکت، خسارہ اور اللہ کا غضب و ناراضگی لازم آئی ہے۔

بلاشبہ اس جنگ سے ہر مسلمان کا تعلق ہے کہ وہ اللہ کے دین اور اس کی شریعت کا دفاع کریں اور کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کی مدد کریں۔

سو یہ جنگ ہر مسلمان کی جنگ ہے اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے دین، اپنی جان، اپنے مال اور اپنی عزت و شرف کا دفاع کرنے کے لیے اس کو لڑیں۔

سو اپنی اس جنگ کے لیے کمر کس کر کے مستعد ہو جاؤ۔

اے دنیا بھر میں موجود مسلمانو!

مستعد ہو جاؤ اس حال میں کہ تم کو اللہ کی مدد پر پورا یقین حاصل ہو۔

مستعد ہو جاؤ اس حال میں کہ تم نہ سستی کرو اور نہ ہی غمگین ہو۔

پس تم سے تمہارے رب -عزوجل- نے کافروں کے بارے میں یہ فرما چکا ہے:

(لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ * لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ)،

"(مسلمانو! یقین مانو) کہ تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں اللہ سے بھی بڑھ کر ہے، ایسا اس لئے کہ یہ بے سمجھ لوگ ہیں۔ یہ سب مل کر بھی تم سے (آمنے سامنے) نہیں لڑ سکیں گے مگر بستیوں کے قلعوں میں (پناہ لے کر) یا دیواروں کی اوٹ میں (چھپ کر)۔ ان (کفار) کی لڑائی تو آپس میں ہی بہت سخت ہے۔ تم شاید خیال کرتے ہو کہ یہ اکٹھے (اور ایک جان) ہیں مگر ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ اس لئے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں۔" (سورۃ الحشر)

اللہ عزوجل نے سچ فرمایا ہے۔

یہ دیکھو! صلیبیوں نصاری کو، ان کے ساتھ موجود دیگر کفر کی امتوں وملتوں کو اور ان کے پیچھے موجود یہودیوں کو جن میں اتنی سکت نہیں ہے کہ وہ مجاہدین کے ایک چھوٹے سے گروہ سے مقابلہ کرنے کے لیے زمینی طور پر آنے کی جرأت کرسکے۔

ہر کوئی اپنے ساتھی کو مشکل میں پھنسانے کے لیے دھکیلنے میں لگا ہوا ہے۔

وہ بری طور پر آنے کی ہمت اس لیے نہیں کرتے ہیں کیونکہ ان کے دل مجاہدین کے رعب سے بھر چکے ہیں۔

ایسا اس وجہ سے بھی ہے کہ انہوں نے اللہ کے فضل سے افغانستان اور عراق میں ادب سیکھ لیا ہے اور انہوں نے یہ جان لیا ہے کہ ان کے پاس مجاہدین کا سامنا کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

وہ آنے کی جرأت اس لیے نہیں کرتے ہیں کیونکہ وہ پختہ یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ ان کا کون کون سی ہولناکیاں اور تباہیاں انتظار کررہی ہیں۔

شام، عراق، لیبیا، افغانستان، سیناء، افریقہ، یمن اور صومالیہ میں۔

وہ جانتے ہیں کہ دابق اور غوطہ میں شکست، ہلاکت اور تباہی ان کا انتظار کررہی ہے۔

وہ جانتے ہیں کہ یہ آخری جنگ ہے اور اس کے بعد اللہ کے حکم سے ہم ان پر غزوے کیا کرینگے اور وہ ہم پر کبھی غزوے نہیں کرسکیں گے۔

اسلام از سرنو پوری دنیا پر دوبارہ چھا جائے گا اور وہ بھی تا قیامت تک۔

اس لیے وہ آنے کو جتنا لیٹ کرسکتے ہیں، وہ ہر ممکن راستے کے ساتھ اسے ملتوی کررہے ہیں اور وہ اپنی تمام تر جدوجہد صحوات، مرتدین، کردیوں کے ملحدین اور رافضی ((شیعی)) جانوروں کے ریوڑ پر

مشتمل اپنے ایجنٹوں اور دم چھلوں کو مزید اکٹھا کرنے پر صرف کر رہے ہیں۔

امریکہ اور اس کے اتحادی ابھی تک اپنے دم چھلوں اور ایجنٹوں کے ذریعے خلافت کو ختم کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ جیسے ہی ان کا ایک اتحاد یا دم چھلوں کا ریوڑ ناکام ہوتا ہے تو وہ فوری دوسرے کو تشکیل دینے کے لیے دوڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے پچھلے دنوں سلولی ((سعودی)) اتحاد کو تشکیل دینے کا اعلان کیا جسے جھوٹا نام دیتے ہو اسلامی کہا۔

اس اتحاد نے اعلان کیا کہ اس کا ہدف خلافت کیخلاف جنگ لڑنا ہے۔

اگر یہ اسلامی اتحاد ہوتا تو یہ ضرور مصیبت زدہ کمزور اہل شام کی مدد و نصرت کرتا اور نصیریوں اور ان کے آقاؤں روس کیخلاف اعلان جنگ کرتا۔

اگر یہ اسلامی ہوتا تو یہ مشرکوں رافضیوں اور عراق میں موجود کردی ملحدین سے دشمنی اور جنگ کا اعلان کرتا، جنہوں نے اہل سنت کا قتل عام اور ان کو بے گھر کرنے کا سلسلہ شروع کرر کھا ہے اور ان کے گھروں میں فساد پھیلا رکھا ہے۔

اگر یہ اسلامی اتحاد ہوتا تو ملحد ((لادین)) چین اس کی حمایت نہیں کرتا اور اس میں شریک ہونے کا مطالبہ نہیں کرتا۔

اگر یہ اسلامی اتحاد ہوتا تو یہ اپنے آقاؤں یہودیوں اور صلیبیوں سے اعلان براءت کرتا اور اپنا ہدف یہودیوں کو قتل کرنا اور فلسطین کو آزاد کرانا بناتا۔

ہاں فلسطین، جس کے بارے میں یہودی یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم نے اسے بھلادیا ہے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں اس سے مصروف کر دیا ہے۔

ہر گز نہیں اے یہودیو! ہم نے ایک لمحے کے لیے بھی فلسطین کو نہیں بھلایا ہے۔ اللہ کے حکم سے ہم اسے کبھی بھی ہر گز نہیں بھلائیں گے۔

عنقریب! عنقریب! اللہ کے حکم سے تم مجاہدین کی آہٹ سنو گے اور ان کے دستے تمہارا محاصرہ کر رہے ہونگے، ایک ایسے دن میں جسے تم دور دیکھتے ہو جبکہ ہم اسے قریب دیکھتے ہیں۔

یہ دیکھو! ہم تم سے دن بدن قریب ہوتے چلے جارہے ہیں۔

بیشک تمہارا حساب ضرور مشکل سے مشکل تر ہوگا۔

اے یہودیو!

تم کو کبھی بھی فلسطین میں چین نہیں ملے گا اور نہ ہی وہ تمہارا گھر اور زمین کبھی ہوگی۔

فلسطین صرف اور صرف تمہارا قبرستان ہوگا۔

اللہ نے تم کو اس میں اکٹھا ہی اس لیے کیا ہے تاکہ تم کو مسلمان قتل کر سکے۔ یہاں تک کہ تم پتھر اور درخت کے پیچھے چھپتے پھرو۔

اس کے بارے میں تم اچھی طرح جانتے ہو۔ سو تم منتظر رہو بلاشبہ ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں۔

اے مسلمانو!

اپنے رب عزوجل کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف واپس پلٹو

تاکہ تم سمجھ سکو اس جنگ کی حقیقت کو، اور امریکہ کی قیادت میں اور یہودیوں کی پلاننگ سے قائم اس صفوی صلیبی یہودی اتحاد کی حقیقت کو۔

اور تاکہ تم جان سکو کہ اس اتحاد کی صف میں، اس کی خندق میں اور اس کے گروہ میں کھڑے ہونے والوں کی حقیقت کو۔

پس تم سے تمہارے رب عزوجل نے فرمادیا ہے:

(وَلَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ)،

"اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی یہاں تک کہ تم ان کے مذہب کے تابع نہ بن جاؤ۔" (سورۃ البقرۃ)

ارشاد باری تعالی ہے:

(وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا)،

"اور یہ کفار تو ہمیشہ تم سے لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تم کو تمہارے دین سے (پھیر کر) مرتد کر دیں۔" (سورۃ البقرۃ)

اللہ سبحانہ نے فرمایا:

(إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ)،

"اگر یہ کافر تم پر کہیں قابو پالیں تو وہ تمہارے (کھلے) دشمن ہو جائیں اور برائی کے ساتھ تم پر دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں اور (دل سے) چاہتے ہیں کہ تم بھی کفر کرنے لگ جاؤ۔" (سورة الممتحنہ)

اللہ تعالی نے فرمایا:

(لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ)،

"یہ (کفار) لوگ کسی مومن کے حق میں نہ تو رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں اور نہ عہد کا۔ اور یہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔" (سورة التوبۃ)

مزید اللہ سبحانہ نے فرمایا:

(وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ)،

"اور (یہ کفار) چاہتے ہیں کہ (جس طرح ہو) تمہیں تکلیف پہنچے۔ ان کی عداوت تو خود ان کی زبان سے بھی ظاہر ہو چکی ہے اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ تحقیق ہم نے تمہارے لئے آیتیں بیان کر دی ہیں۔ اگر تم عقل رکھتے ہو۔" (سورۃ آل عمران)

اور اللہ سبحانہ نے فرمایا:

(إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ)،

"اگر تمہیں بھلائی ملے تو یہ ان کو بری لگتی ہیں۔ ہاں! اگر برائی پہنچے تو خوش ہوتے ہیں۔ اگر تم صبر کرو اور تقوی اختیار کرو تو ان کا مکر تمہیں کچھ نقصان نہ دے گا۔ اللہ تعالی نے ان کے اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے۔" (سورۃ آل عمران)

اللہ سبحانہ نے فرمایا:

(مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ)،

”نہ تو اہل کتاب کے کافر اور نہ مشرکین چاہتے ہیں کہ تم پر تمہارے رب سے کوئی بھلائی (اور خیر وبرکت) نازل ہو۔“ (سورۃ البقرۃ)

ان سب کے بعد پھر مسلمانوں میں سے کچھ لوگ ابھی تک اس جنگ کا اسلام اور مسلمانوں کیخلاف ہونے کے بارے میں شک کرتے ہیں۔

مسلمانوں میں سے کچھ لوگ ابھی تک یہ گمان کرتے ہیں کہ کافروں کے ممالک اور ان کی ملتوں کا دولت اسلامیہ کیخلاف جنگ کے لیے اکھٹا ہونا اللہ کی شریعت اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیخلاف جنگ نہیں ہے۔

پس جو ایسا سوچتا ہے وہ گمراہی میں کہاں تک پہنچ گیا ہے؟ دولت اسلامیہ کیخلاف اس اتحاد کی خندق میں کھڑا ہونے والا کس دین پر ہے؟ وہ کس دین پر ہے جو دن رات دولت اسلامیہ کیخلاف ابھارتا ہو اور اس سے جنگ کی طرف بلاتا ہو بلکہ اس کیخلاف جنگ کو اولین ترجیح کی بنیاد پر لڑنے کا کہتا ہو۔ جبکہ اس صورتحال میں دولت اسلامیہ تنہا کھڑی ہو کر کفر کی تمام تر افواج سے مقابلہ کرتے ہوئے نبرد آزما ہو۔

اے مسلمانو!

تم کو یہ جان لینا چاہئے کہ دولت اسلامیہ 10 برس قبل اپنے قیام سے لے کر آج تک ایمان کے گروہ اور کفر کے گروہ کے درمیان لڑائی میں جنگ کا بالائی بنیادی حصہ ہے۔ بلکہ وہ اس ((ایمان کے))

گروہ کا ستون، اس کے کونوں اور اس کی بنیاد ہے۔

اللہ کے دشمن اس حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

اسی وجہ سے دنیا بھر کے کافروں اور مرتدین کی طاقتیں اکھٹی ہو چکی ہیں، وہ سب کے سب دولت اسلامیہ کیخلاف جنگ پر متفق ہو چکے ہیں اور وہ رات دن تمام وسائل اور مختلف راہوں سے اسے کمزور بنانے اور اسے ختم کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

ان سب کافروں کا یکجا ہو کر اکھٹا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ دولت اسلامیہ ایمان کے گروہ کا ستون اور اس کی خندق میں جنگ کا بنیادی بالائی حصہ ہے۔

یہ دن دیہاڑے موجود سورج سے زیادہ روشن واضح دلیل ہے، جو بوڑھوں اور بچوں سے بھی پوشیدہ نہیں ہے اور اس کا انکار صرف حق کا مخالف ہٹ دھرمی کرنے والا سرکش ہی کر سکتا ہے۔

اے مسلمانو!

بلاشبہ اس جنگ کو لڑنا ہر مسلمان پر واجب ہے اور اس جنگ سے کوئی معذور نہیں ہو سکتا ہے۔

بیشک ہم تم سب کو دنیا بھر میں ((جہاد کے لیے)) نکلنے کی طرف بلاتے ہیں، بالخصوص بلاد حرمین کے بیٹوں کو۔ پس تم نکل کھڑے ہو جاؤ، خواہ ہلکے ہو، بھاری ہو، بوڑھے ہو اور جوان ہو۔

اے مہاجرین اور انصار کے پوتوں!

اٹھ کھڑے ہو جاؤ۔ آل سلول طواغیت مرتدین کیخلاف اٹھ کھڑے ہو جاؤ اور شام، عراق، یمن،

افغانستان، قوقاز، مصر، لیبیا، صومالیہ، فلپائن، افریقہ، انڈونیشیا، ترکستان، بنگلہ دیش اور دنیا بھر میں موجود اپنے اہل خانہ اور بھائیوں کی مدد کرو۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ * إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)،

”اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ (ہجرت وجہاد کے لیے) اللہ کے راستے میں کوچ کرو تو تم زمین سے چمٹے جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کے عوض دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو۔ (سنو!) پس دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابلے میں بہت ہی کم ہیں۔“ (سورۃ التوبۃ)

اللہ سبحانہ نے فرمایا:

(انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ).

”تم کوچ کرو خواہ نقل وحرکت تم پر ہلکی ہو تو بھی اور بھاری ہو تو بھی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرو یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔“ (سورۃ التوبۃ)

اے دولت اسلامیہ کے سپاہیو!

صبر کرتے رہو، بلاشبہ تم ہی حق پر ہو۔ صبر اختیار کیے رہو، بیشک اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ وہی تمہارا کارساز ہے اور وہی تمہارا مددگار ہے۔ پس وہ بہترین کارساز اور بہترین مددگار ہے۔

صبر تھامے رکھو بلاشبہ یہ ایک نیا احزاب کا معرکہ ہے۔ جلد ہی عنقریب اللہ کے حکم سے ان کے خیمے اکھڑ جائیں گے، ان کے چولہیں بند ہو جائیں گے اور اللہ سبحانہ ان کو شکست سے دوچار کرے گا۔ اس کے بعد ہم ان پر اللہ کے حکم سے غزوے کیا کرینگے اور یہ ہم پر کوئی غزوہ نہیں کر سکیں گے۔ پس تم ثابت قدم رہو اور اللہ کی مدد پر یقین رکھو۔

بیشک (تمام کافروں کا) یہ تمہارے خلاف اکٹھا ہونا اور یہ ہلا دیئے جانا؛ یہ تو اللہ کا مؤمنین سے کیا جانے والا وعدہ ہے۔ پس تحقیق اللہ نے اپنے پرہیزگار بندوں سے سختیوں، تکلیفوں اور (صعوبتوں میں) جھنجوڑ دیئے جانے کے بعد کامیابی دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

(وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا)،

"اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے پیغمبر نے سچ کہا تھا اور اس سے ان کے ایمان اور اطاعت میں مزید اضافہ ہو گیا۔" (سورۃ الاحزاب)

سو تحقیق ((غزوۂ)) احزاب کے دن مؤمنوں نے کامیابی کے قریب آجانے پر خوش اس وقت ہوئے جب ان پر پہلے لوگوں کی طرح سختیاں اور آزمائشیں آئی۔

پس سخت آزمائشوں اور بڑی مشقتوں کا آنا ضروری ہے یہاں تک کہ نفاق عیاں ہو جائے اور ایمان راسخ ہو جائے تا کہ کامیابی کا نزول ہو سکے۔

بلاشبہ اللہ تبارک و تعالی نے دس برس قبل سے ہماری مدد فرمائی، جس روز ہم نے اسلام کی مملکت قائم کرنے کا اعلان کیا، پھر ہم پر سختیاں آئی، فتنوں کی لہریں چلی اور آزمائش سخت ہو گئی، یہاں تک کہ دولت اسلامیہ ان بہت سے علاقوں سے سمٹ کر رہ گئی جن کو اس نے فتح کیا تھا اور ان کا کنٹرول سنبھالا تھا۔ زمین اپنی کشادگی کے باوجود ہم پر اس قدر تنگ ہو گئی کہ دولت اسلامیہ کے دشمنوں نے یہ خیال کرنا شروع کر دیا کہ انہوں نے دولت اسلامیہ کو ختم کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض تھا، انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا

(مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا)،

"اللہ تعالٰی اور اس کے رسول نے ہم سے محض دھوکا فریب کا ہی وعدہ کیا تھا۔"(سورۃ الاحزاب)

اور یہاں تک کہ ایمان لانے والوں، صبر کرنے والوں، جہاد کرنے والوں نے کہنا شروع کر دیا

(مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ)،
"کب اللہ کی مدد آئے گی؟" (سورۃ البقرۃ)

پس جب وہ استقامت اختیار کیے رہے اور صبر کرتے رہے تو اللہ تعالی نے منافقوں کو جان لیا اور مومنین نے بھی پہچان لیا، اس وقت اللہ کی مدد نازل ہوئی؛ مومنوں کے گمانوں سے بھی زیادہ جلدی اور تیزی کے ساتھ۔
دولت دوبارہ اللہ کے فضل سے پہلے سے کئی گناہ زیادہ طاقتور بن کر واپس آئی۔

پس اے مجاہدو!
ثابت قدم رہو اور تمہارے سامنے تو صرف دو بھلائیوں میں سے کوئی ایک ہے۔ یا غلبہ یا شہادت۔
ہمارے زندہ رہنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے؛ اگر ہم اللہ کی حکمرانی کے ماتحت اور اس کی شریعت کے سائے تلے زندگی نہ گزاریں۔
پس استقامت اختیار کرو؛ یا تو عزت و شرف والی زندگی ہے یا پھر خوش قسمتی والا قتل اور عزت والی شہادت ہے۔
سو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اور اللہ کی طرف بڑھو۔
پس دنیا فانی ہے اور اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

گناہوں کو اکھاڑ پھینکو، ظلم کرنے سے بچو، اپنے امراء کی اطاعت کرو، آپس میں اختلاف نہ کرو، قرآن کی تلاوت کثرت سے کرو اور توبہ واستغفار بہت زیادہ کرو۔

(وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ)،

"اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں" (سورۃ الانفال)

جب اللہ کے دشمنوں سے سامنا ہو تو اللہ سے مدد مانگو، استقامت اختیار کرو اور اس فرمان کا کثرت سے ورد کرو:

لا حول ولا قوة إلا بالله

(نہیں ہے کوئی تدبیر اور نہ ہی کوئی طاقت ہے مگر صرف اللہ کے ساتھ)

اور صبر کرو؛ اللہ تمہارے مدد فرمائے گا، تم کو ثابت قدم رکھے گا اور تم کو فتح ایسی جگہ سے دے گا جہاں سے تم کو گمان بھی نہیں ہو گا۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ

تُفْلِحُونَ * وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ).

"اے ایمان والو! جب تمہارا (کفار کی) کسی جماعت سے سامنا ہو تو ثابت قدم رہو اور بکثرت اللہ کو یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔ اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے رہو، آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر سے کام لو۔ بیشک اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" (سورۃ التوبۃ)

میری وصیت تمہارے لیے یہ ہے کہ تم دنیا بھر میں قید مسلمانوں کو رہا کراؤ بالخصوص طاغوتوں کی جیلوں میں قید طلبائے علم کو۔

پس صبر کرو اے ہمارے قیدیو! یہ مت خیال کرنا کہ ہمیں تم سب کو اللہ کی تدبیر اور اس کی قوت کے ساتھ رہا کرائے بغیر زندگی کچھ خوش گوار لگ سکتی ہے۔

ہم یہودیوں، صلیبیوں، ان کے دم چھلوں اور ان کے لشکروں، امریکہ یورپ روس اور ان کے اتحادیوں اور ایجنٹوں، روافضہ اور مرتدین کی تمام قسموں اور نسلوں سے کہتے ہیں:

(قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ)،

”کہہ دیجئے کہ تم ہمارے بارے میں جس چیز کا انتظار کر رہے ہو وہ دو بھلائیوں میں سے ایک ہے اور ہم تمہارے حق میں اس کا انتظار کرتے ہیں کہ یا اللہ اپنے پاس سے کوئی عذاب تمہیں دے یا ہمارے ہاتھوں سے۔ پس ایک طرف تم منتظر رہو دوسری جانب تمہارے ساتھ ہم بھی منتظر ہیں۔“ (سورۃ التوبۃ)

بیشک ہمارے رب عزوجل نے جو جاننے والا اور حکمت والا ہے، اس نے ہم سے فرمادیا ہے:

(إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ)،

”بیشک جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکیں۔ سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لئے (موجب) حسرت (وافسوس) ہوگا۔ پھر وہ مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔“ (سورۃ الانفال)

بلاشبہ ہمارے رب عزوجل نے جو غالب اور علم رکھنے والا ہے، اس نے ہم سے فرمایا ہے:

(وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا * سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا)،

”اور اگر تم سے کافر جنگ کرتے تو یقیناً وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر وہ نہ تو کوئی کارساز پاتے اور نہ ہی کوئی مددگار۔ (یہی) اللہ کی سنت (ودستور) ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے اور تم اللہ کی سنت کو کبھی بدلتے نہیں پاؤ گے۔“ (سورۃ الفتح)

سوائے کافروں اور مرتدین! تم منتظر رہو، بلاشبہ ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔

بیشک ہمارے پروردگار عزوجل نے جو اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا اور زبردست قوت کا مالک ہے، اس نے ہم سے فرمایا ہے:

(قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ)،

”ان سے تم قتال کرو اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا، انہیں ذلیل اور رسوا کرے گا، تمہیں ان پر مدد دے گا اور مومنوں کی قوم کے سینے ٹھنڈے کرے گا۔“ (سورۃ التوبۃ)

بیشک ہمارے رب سبحانہ نے جو عظیم اور بڑی قدرت والا ہے، اس نے ہم سے فرمادیا ہے:

(وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ * إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ * وَإِنَّ

جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ)،

”اور تحقیق اپنے پیغام پہنچانے والے بندوں سے ہمارا وعدہ ہو چکا ہے کہ یقیناوہ ہی (مظفر، منصور اور) کامیابی پانے والے ہیں۔ اور بیشک ہمارا ہی لشکر غالب (اور برتر) رہے گا۔“ (سورۃ الصافات)

سو ہم سے ہمارے رب سبحانہ نے دو بھلائیوں میں سے کسی ایک کو دینے کا وعدہ کیا ہے، اور ہمیں کامیابی اور غلبہ عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے

جبکہ تم سے اے کافرو! وعدہ کیا ہے رسوائی اور عذاب کا، جو یا تو اس کے پاس سے آئے گا یا پھر ہمارے ہاتھوں سے تم کو ملے گا اور اس نے تم سے رسوائی اور شکست سے دوچار کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے۔

اللہ سبحانہ کبھی اپنا وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے۔

بیشک ہم تم سے ـ اللہ کے حکم کے ساتھ ـ وعدہ کرتے ہیں کہ جو کوئی بھی دولت اسلامیہ کیخلاف جنگ میں حصہ لے گا، اللہ کے حکم سے بہت بھاری قیمت ضرور بالضرور چکانی پڑے گی اور وہ ضرور بالضرور پچھتائے گا۔

سو امریکہ انتظار کرو!۔

سو یورپ انتظار کرو!۔

سو روس انتظار کرو!۔

سو اے رافضیوں انتظار کرو!۔

سو اے مرتدین انتظار کرو!۔

سوائے یہودیوں انتظار کرو!

بیشک ہم تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔

اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست سے دوچار کرنے والے! ان کو شکست دے اور ان کو ہلا کر رکھ دے۔ ان کو ہزیمت سے دوچار کر اور ہماری ان کیخلاف مدد فرما۔

اے اللہ! درود و سلام بھیج ہمارے نبی محمد (ﷺ) پر، آپ کے آل پر اور آپ کے تمام ساتھیوں پر۔

ہماری آخری بات یہ ہے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

خلیفہ مسلمین ابو بکر الحسینی حفظہ اللہ کے نئے بیان کو سننے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے 150 سے زائد لنک وروابط:

http://justpaste.it/al-Furqan

https://dump.to/alFurqan